



الوداع كهنا



کہانی کے کردار



سماں (سماں کی بھائی)



سمیر (سماں کا بھائی)



سمیر کی ماں



سمیر کے ابو



سماں اور سمیر کے
داد جان



فرح



چھوٹی



اعظیم

سائزہ خوش نہیں تھی۔ گھر میں کچھ ٹھیک نہیں تھا
اور کوئی بھی اسے نہیں بتا رہا تھا کہ وہ کیا وجہ تھی۔

سب کارویہ بہت عجیب تھا۔
یہاں تک کہ سمیر بھی اسے کچھ نہیں بتا رہا تھا کہ کیا وجہ تھی۔



"کیا مسئلہ ہے؟ کیوں سب سرگوشیاں کر رہے ہیں
اور پریشان ہیں؟ اور دادا جان کہاں ہیں؟" سارہ نے پوچھا۔

'سارہ مجھے اب تنگ مت کرو میں بہت مصروف ہوں۔
جاوے اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلو، سارہ کی امی نے کہا۔



لیکن سارہ کا کھلنے کا جی نہیں چاہ رہا تھا۔
وہ اداس تھی اور اسے غصہ بھی آرہا تھا۔ انہوں نے کیوں
مجھے نہیں بتایا کہ کیا پریشانی ہے؟



سمیر باہر آیا اور سارہ کے پاس بیٹھ کر آہستہ آواز
میں بولا 'سارہ دادا جان بہت بیمار ہیں، ہمیں بہت خیال رکھنا
چاہئے اور بڑوں کو تنگ نہیں کرنا چاہئے۔ وہ سب ہسپتال میں ان
کا خیال رکھ رہے ہیں اس لئے وہ بہت مصروف ہیں'۔

'میں دادا جان کی طبیعت ٹھیک کر سکتی ہوں۔
میں جب بھی ان کیلئے گانا گاتی ہوں وہ بہت بہتر محسوس
کرتے ہیں۔ کیا میں ان کے پاس گانا سنانے جا سکتی ہوں؟'
سارہ نے کہا۔



اگلے دو دن بھی تہائی میں گزر گئے۔ سب لوگ بہت
مصروف تھے اور کسی کے پاس سارہ کیلئے وقت نہیں تھا۔
یہاں تک کہ سمیر کے پاس بھی وقت نہیں تھا۔
چھوٹی اس کے پاس بیٹھی لیکن وہ بھی اس کے چہرے
پر مسکراہٹ نہ لاسکی۔



اسے سائرہ کے دادا جان یاد تھے۔ وہ ہمیشہ مسکراتے
ہوئے محلے کے سب بچوں کو بہت مزے مزے
کی کہانیاں سناتے تھے۔ وہ بہت ہنسانے والے اور
عقلمند انسان تھے۔



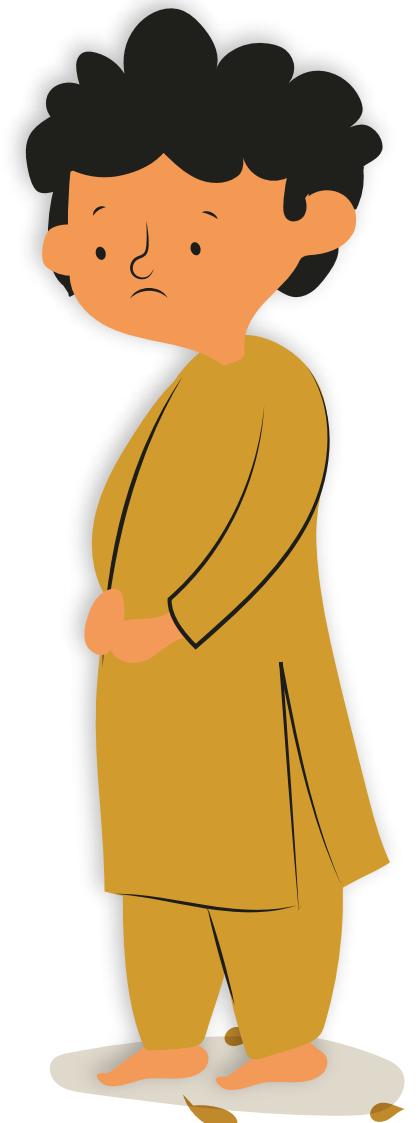
اور پھر سائرہ کے دادا جان فوت ہو گئے۔
یہ پورے خاندان کیلئے بہت مشکل وقت تھا۔ چھوٹی نہیں
جانتی تھی کہ وہ کیسے سائرہ کو تسلی دے۔

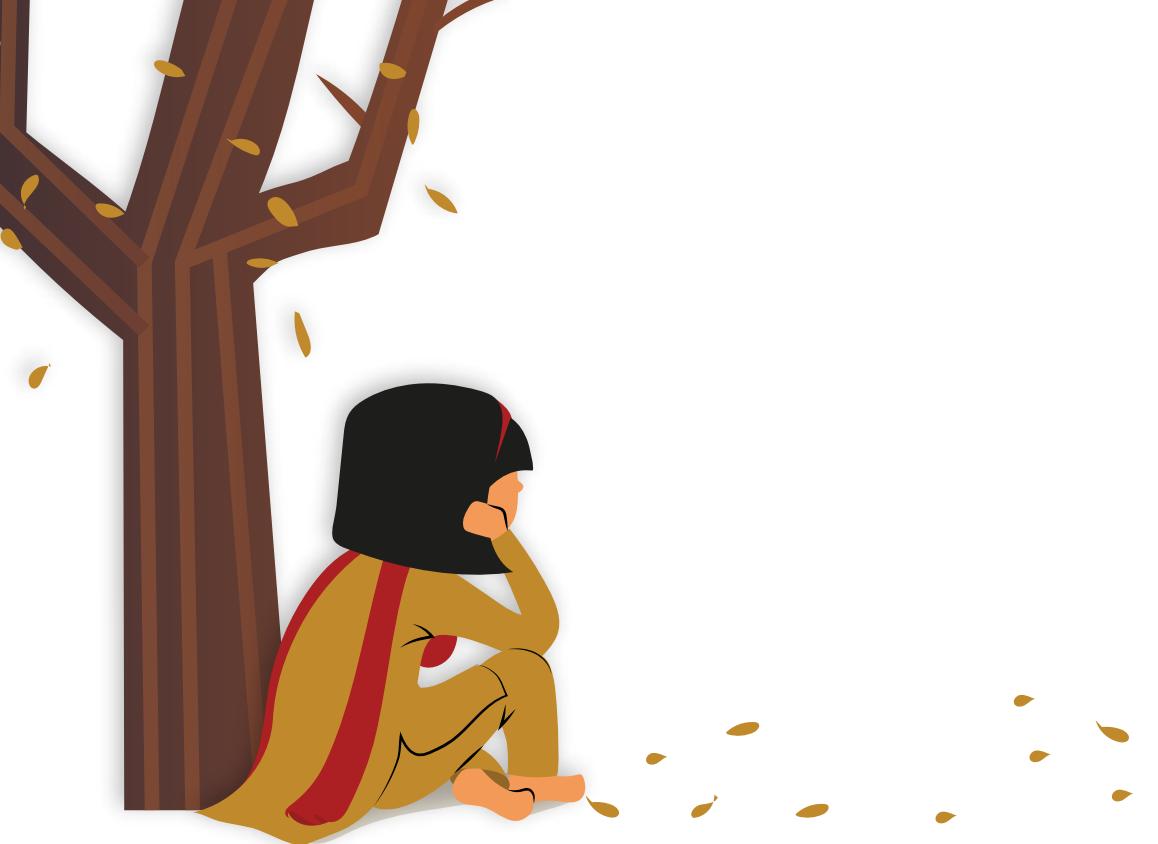




اگلے چند ہفتے سارہ اکیلی اور گم سم رہی۔
وہ کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔ یہاں تک کہ ٹھپر ز
کی بات سننا بھی اس کیلئے مشکل ہو گیا تھا۔ اس کا کھلینے کو
بھی جی نہیں کر رہا تھا۔ وہ صرف یہی سوچ رہی تھی کہ
آخر دادا جان ہمیں چھوڑ کر کیوں چلے گئے؟ لیکن کوئی بھی
اس کا جواب نہیں دے سکتا تھا۔

سب پچے جانتے تھے کہ سارہ اداس ہے لیکن وہ کسی بھی طریقے سے اسے خوش نہ کر سکے۔ سارہ نے بھی بچوں کے ساتھ گھلنے ملنے کی کوشش کی لیکن اسے ناکامی ہوتی۔ اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ کسی خول میں بند ہے اور سب کی آوازیں کہیں دور سے آ رہی ہیں۔





فرح نے اپنی چھوٹی دوست کو دیکھا تو پریشان ہو گئی۔
سامرہ ایک خوش اور پر جوش لڑکی سے ایک غمگین اور اداس لڑکی
میں تبدیل ہو رہی تھی۔ 'وہ ایسا کیا کر سکتی تھی جس سے سامرہ
خوش ہو جائے' فرح نے سوچا۔





پھر فرح کو ایک خیال آیا۔
اس نے سارہ کی امی سے بھی بات کی اور دونوں
نے مل کر کوشش کرنے کا فیصلہ کیا۔



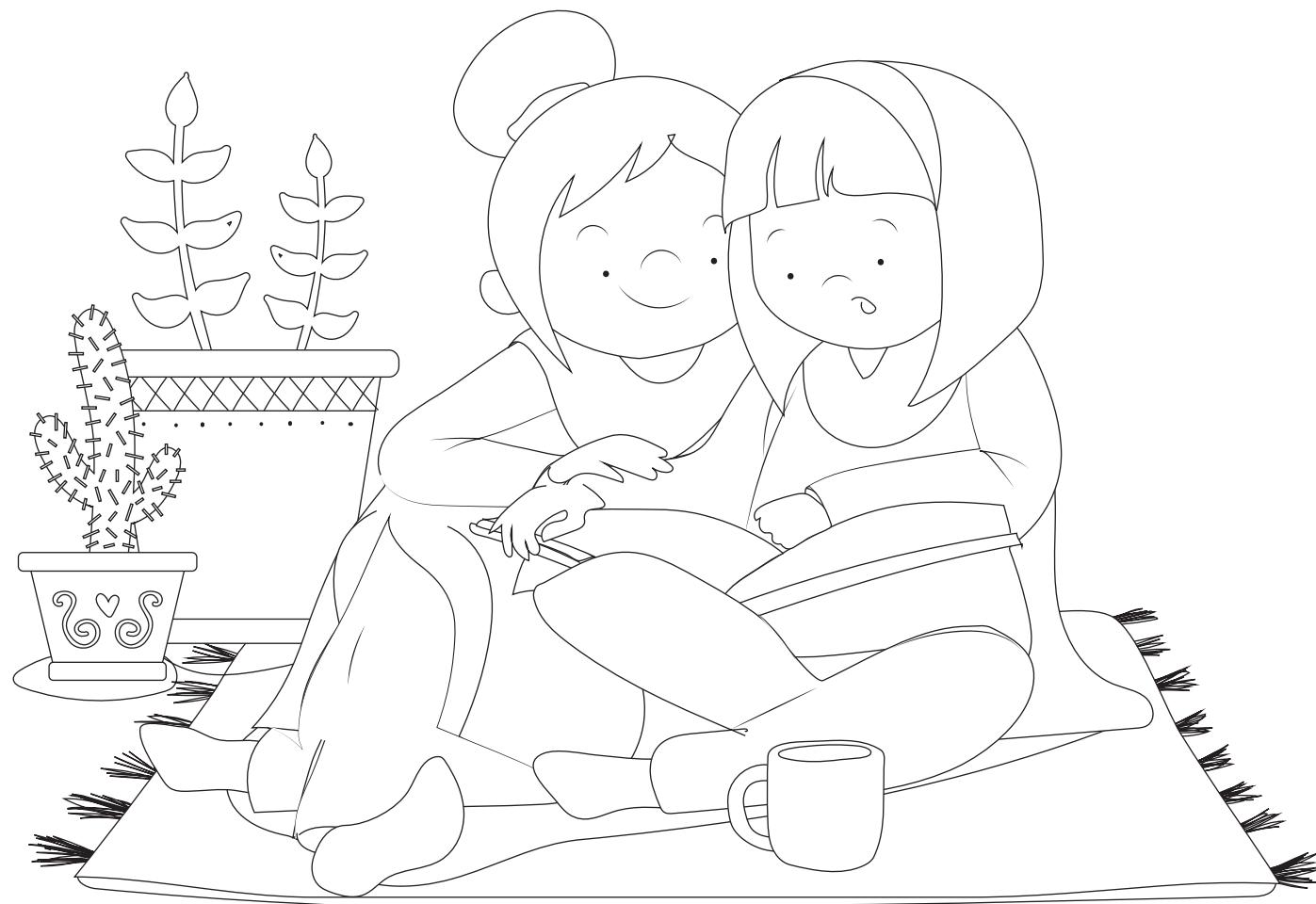
ایک صبح فرح نے سائرہ کو کہا "میرے پاس تمہارے لئے ایک چیز ہے۔ دکھاؤں تھیں؟ سائرہ نے فرح کے ہاتھ میں ایک موٹی کتاب دیکھی۔ وہ ایک ساتھ بیٹھ گئیں اور فرح نے صفحے پلٹنا شروع کیئے۔ سائرہ نے غور سے دیکھا کہ یہ تو وہی کہانیاں ہیں جو اس کے دادا جان بچوں کو سناتے تھے۔ سائرہ جب صفحے پلٹنے لگی تو اسے ایسے محسوس ہوا جیسے وہ اپنے دادا جان کی گھری اور جو شیلی آواز سن رہی ہے۔





'یہ کہانی ایسے نہیں ایسے تھی'، اچانک سارہ نے کہا۔
وہ کہانی سنانے لگی اور فرح اسے دیکھ کر مسکرانے لگی۔ سارہ مسکرائی
تھی اور اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔ سارہ کی آواز بالکل اس کے
دادا جان کی آواز کی طرح گھری اور محسوس ہو رہی تھی۔ جب سارہ نے
کہانی ختم کی تو فرح نے سارہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور نرمی سے کہا
'وہ چلے گئے ہیں سارہ لیکن وہ اب بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ وہ ان کہانیوں
میں اور تمہارے دل میں ہیں۔ تمہیں ان کی کہانیاں ہم سب کو سنانی
چاہیئں تاکہ ہم سب انہیں یاد رکھیں' فرح نے نرمی سے کہا۔
سارہ نے حامی بھری۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے
لیکن وہ مسکرا بھی رہی تھی۔

رنگ بھریں



رنگ بھریں



Copyrights ©UNICE 2018
Designed and illustrated by Human Design Studios





برچے کے لئے